سوال

(234)اذان میں ترجیع کا اِذن عام ہے یا فجر سے خاص ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا صرف فجر کی اذان ہی ’’ترجیع‘‘ کے ساتھ پڑھنی چاہیے یا باقی نمازوں کی اذانیں بھی ’’ترجیع‘‘ کے ساتھ پڑھنے کی اجازت ہے؟ اور اگر اذان ترجیع کے ساتھ پڑھی گئی ہو تو تکبیر میں کتنے کلمے کہنے چاہئیں، اور ’’قَدقَامَتِ الصَّلٰوۃ‘‘ کے جواب میں ’’اَقَامَہَا اللّٰہُ وَاَدَامَہَا‘‘ کس وقت پڑھنا چاہیے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح مسلم اور سنن کی کتابوں میں وارد حضرت ابو محذورہ کی روایت میں اذان میں ترجیع کا اِذن عام ہے۔ فجر سے مخصوص نہیں۔ بایں صورت ابو محذورہ کی روایت میں تکبیر میں سُترہ کلمات کا ذکر ہے۔ بظاہر اس کا جواز اس صورت میں ہے، جب اذان میں ’’ترجیع‘‘ ہو، ورنہ عام حالات میں تکبیر اکہری ہے، جفت نہیں۔ جس طرح کہ صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں مصرح (واضح) ہے، اور ’’قد قامت الصلوٰۃ‘‘ کے جواب میں ’’اقامها اللہ وادامها‘‘ (سنن ابی داوٗد، باب مَا یَقُولُ إِذَا سَمِعَ الاِقَامَةَ، رقم:۵۲۸) کہنے والی روایت تین علتوں کی بناء پر سخت ضعیف ہے۔

۱۔ محمد بن ثابت عبدی بالاجماع ضعیف ہے۔

۲۔ عبدی اور شہر بن حوشب کے درمیان واسطہ مجہول ہے۔

۳۔ شہر بن حوشب مختلف فیہ ہے۔ (المجموع:۱۲۹/۳)

لہٰذا ’’قَدقَامَتِ الصَّلٰوۃ‘‘ کے جواب میں اسی کلمے کا اعادہ ہونا چاہیے۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی